سود خوری ایک بد ترین جرم

تحریر: محمد احمد

سود کھانا اور سود کا لین دین کرنا اللہ تعالٰی کے نزدیک بد ترین گناہ کبیرہ ہے اللہ تعالٰی فرماتا ہے۔

الذین یاکلون الربوا لا یقومون الا کما یقوم الذی یتخبطہ الشیطن من المس ذالک بانھم قالوا انما البیع مثل الربوا و احل اللہ البیع و حرم الربوا فمن جاءہ موعظۃ من ربہ فانتھی فلہ ما سلف و امرہ الی اللہ و من عاد فالئک اصحاب النار ھم فیھا خلدون یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقت واللہ لایحب کل کفار اثیم ○

جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ (قبروں سے) ایسے اٹھیں گے جیسے بھوت نے چھو کر انہیں مخبوط الحواس بنا رکھا ہو' ان کی یہ (گت) اس لئے ہو گی کہ وہ کہا کرتے تھے کہ تجارت اور سود ایک سے ہیں' حالانکہ اللہ نے تجارت کو جائز کیا ہے اور سود کو حرام چنانچہ جس کے پاس ہدایت خداوندی پہنچ گئی اور وہ اس سے باز رہا' تو جو کچھ اسے پہلے وصول ہوا اسی کا ہے اور اس کا معاملہ خدا کے سپرد ہے' اور جو لوگ پھر کریں گے' تو یہی لوگ آگ کے لائق ہوں گے' جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے' اللہ سود کو ہمیشہ گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور خدا کو ناشکرے بدکار کسی طرح نہیں بھاتے۔

(البقرہ ۲۷۵-۲۷۶)

اسی کے ساتھ ساتھ اللہ تعالٰی نے سود خور کو دوزخ کی وعید سنائی ہے کہ اگر انہوں نے

اس پر اصرار کیا اور توبہ نہ کی تو ان کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

یا یھا الذین امنوا اتقوا اللہ و ذروا مابقی من الربوان کنتم مومنین فان لم تفعلوا فاذنوا بحرب من اللہ و رسولہ وان تبتم فلکم رء وس اموالکم لا تظلمون و لاتظلمون (البقرہ-۲۷۹)

مسلمانو! تم اللہ سے ڈرتے رہو، اور بقایا سود کا چھوڑ دو، اگر تم مومن ہو، پھر اگر نہ کرو گے (اور سود لیتے رہو گے) تو اللہ اور رسول کی لڑائی کیلئے تیار ہو جاؤ، اور اگر باز آؤ تو تمہارے اصل مال تم کو مل جائیں گے، نہ ظلم کرو، اور نہ تم پر ظلم ہو گا۔

سود کھانے والا، کھلانے والا، اس کا لکھنے والا اور اس کی گواہی دینے والا اگر جان بوجھ کر یہ سب کر رہے ہوں تو ان پر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان سے قیامت کے دن لعنت ہوگی، اور جس بستی میں سود خوری اور زناکاری کے جرائم نمودار ہوں گے، اس بستی والوں میں غربت، ناداری اور دباؤ کا زور ہو گا حکام ان پر ظلم و ستم ڈھائیں گے، مال و دولت برباد ہونگے، برکتیں اٹھ جائیں گی، اور یہ تمام اثرات مادی آنکھوں سے دیکھے اور محسوس کئے جائیں گے اور کیوں نہ ہوں اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے۔

یمحق اللہ الربوا و یربی الصدقات واللہ لا یحب کل کفار اثیم (بقر ۲۷۶)

اللہ سود کو ہمیشہ گھٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور خدا کو ناشکرے بدکار کسی طرح نہیں بھاتے۔

نیز اس لئے بھی اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے محتاجوں کو خیرات دینے کا حکم فرمایا ہے، ان کے ساتھ دست تعاون دراز کرنے کے لئے کہا، مصیبت زدہ انسانوں کے ساتھ تعاون کرنے اور تنگ دستوں کو قرض دینے کا حکم فرمایا، جبکہ سود خوری صدقہ اور خیرات کے یکسر برعکس ہے، صدقہ دینا نیکی اور بھلائی ہے، اس کے اندر عفو و درگذر، پاکی صفائی ہمدردی اور ایک دوسرے کے ساتھ تعاون اور ضمانت کے جذبات کار فرما ہوتے ہیں، جبکہ سود خوری سے حرص و ہوس، بخل، خود غرضی، انانیت اور لالچ کے جراثیم پروان چڑھتے

ہیں انسانی شرافت اور اسلامی اخلاق پامال ہوتے ہیں انسان خدا کے غیظ و غضب' اس کے جوش انتقام اور اللہ و رسول کے خلاف اعلان جنگ کی زد میں آتا ہے' اس کے علاوہ اس بدترین لعنت میں وہ مفاسد اور معاشی اور اخلاقی برائیاں ہیں جو باشعور انسانوں اور دنیا کی کسی بھی قوم پر مخفی نہیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جملہ مذاہب اور آسمانی دستوروں میں اس کو ابتداء سے حرام قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

واخذ هم الربوا وقد نهوا عنه واكلهم اموال الناس بالباطل واعتدنا للكفرين منهم عذابا اليما (النساء-۱۶۱)

اور بہت سے لوگوں کو سود لینے کی وجہ سے حالانکہ اس سے ان کو منع کیا گیا تھا' اور لوگوں کا مال (حرام طریقے سے) کھانے کی وجہ سے (ہم نے ان پر بہت سی پاک چیزیں جو حلال تھیں حرام کر دیں) اور ان میں سے کافروں کے لئے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔

سود کی بابت ان آیات کی تفسیر میں سید قطب شہید رحمتہ اللہ علیہ نے نہایت خوبصورت کلام کیا ہے اور نہایت دل پذیر بحث کی ہے لہٰذا اس عنوان کے تحت ہم ان کی عبارت کا خلاصہ ذیل میں پیش کرتے ہیں اور بطور خاص ہمارا روئے سخن خدا کے ان بندوں کی طرف ہے جو اسلام کا دم بھرتے ہیں' اسلام کے ان بنیادی حقائق اور نقوش سے انہیں معلوم ہو گا کہ اسلام سودی نظام اور اس قسم کے کاروبار کا کتنی شدت سے مخالف ہے۔

پہلی حقیقت : سودی کاروبار انسانی سماج کیلئے زبردست خطرہ اور کٹھن آزمائش ہے' اس کے مضر اثرات ایمان و اخلاق اور زندگی کے اس کے اپنے تصور پر ہی مرتب نہیں ہوتے' بلکہ یہ ناسور اس کی پوری زندگی اور سماجی' اقتصادی اور عملی سرگرمیوں میں فاسد مواد پیدا کرتا ہے۔ سود خوری بدترین طریقہ ہے جس سے آدمیت' انسانی شرافت اور اس کے اخلاق سب کچھ پامال ہو جاتے ہیں اوپر سے ظاہری دکھاوا اور ملمع ساچڑھا ہوا ضرور نظر آتا ہے لیکن اندر

سے انسانی قدریں اور ان کی ساخت پرداخت سب کچھ سوختہ ہو جاتی ہے اور نہیں کہا جاسکتا کہ ریت تودوں پر قائم ہونے والا ظاہری چمک دمک رکھنے والا یہ نظام کب اور کہاں جاکر زمین بوس ہوگا۔

دوسری حقیقت :سودی لین دین سے فرد اور جماعت کا ضمیر اور اس کی روش سب کچھ مردہ ہو جاتی ہے' اخلاق الگ بگڑتے ہیں اور معاشرے میں بھائی سے بھائی کٹ کر رہ جاتا ہے' اس پر مستزاد انسانی سماج اور اس کے اندر باہم تعاون اور حمایت کا جذبہ ہی پامال نہیں ہوتا بلکہ سماج پر حرص' لالچ اور خود غرضی' چھین جھپٹ اور جوئے بازی کی اسپرٹ غالب آجاتی ہے اور معاشرہ کی دیواریں ہل جاتی ہیں اور موجودہ ترقی یافتہ زمانے میں سرمایہ کاری کا پہلا زور دار داعیہ نشوونما اور افزائش کے بدترین روپ میں سامنے آجاتا ہے کیونکہ سود کی شرح پر لئے گئے قرض سے ترقی اور بڑھوتری کی امیدیں باندھی جاتی ہیں' لیکن اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قرض لینے والے کو کچھ معمولی سا نفع حاصل ہوتا ہے لیکن سود کی شرح میں دن دونا اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر اس قسم کے قرضوں اور ان سے منفعت کے حصول کی راہیں گندی فلموں' عریاں صحافت' رقص گاہوں' لہو ولعب کے اڈوں' سیم تنوں' بھانت بھانت کے پیشوں اور ان راہوں سے ہو کر گذرتی ہیں جہاں حاصل کچھ نہیں ہوتا لیکن اعلیٰ قدریں اور عظیم اخلاق سب کچھ پاش پاش ہو کر رہ جاتے ہیں۔

پھر سودی شرح پر حاصل کئے گئے قرضوں سے اہم مقصود انسانی فلاح اور بہبود کے منصوبوں کی بحالی یا ان کی بجا آوری ہرگز نہیں ہوتی' ان قرضوں کا مقصد صرف ایک ہوتا ہے کہ خواہ جس طرح ہو' نفع ملتا رہے' چاہے اس کی خاطر کوئی گھٹیا یا ناجائز پیشہ ہی کیوں نہ اپنانا پڑے' آپ کہیں بھی چل پھر کر دیکھیں اس کا مشاہدہ آپ کو چپہ چپہ پر ہوگا اور اس کی وجہ بھی کوئی اور نہیں یہی سودی لین دین اور اس کا طریق کار اس کی وجہ نظر آئے گی۔

تیسری حقیقت :جو بالخصوص اسلامی عقیدے پر یقین رکھنے والے کے لئے نہایت اہم ہے وہ یہ کہ اس مسئلہ میں ایک امکانی تصور یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی چیز حرام قرار دی ہے

جس سے انسانی زندگی کو نہ کوئی سہارا ملتا ہے' نہ اس کے بغیر وہ کوئی پیش قدمی کرتی ہے' جیسے یہ امکانی تصور بھی پیدا ہوتا ہے کہ یہاں کوئی بری چیز ہو' لیکن زندگی کی استواری اور اس کی ترقی کے لئے سردست اس کی ضرورت ...... پھر باری تعالیٰ اس پوری کائنات کا پروردگار ہے اور انسان کو اس نے اپنا نائب بنا کر دنیا میں بھیجا اور اس کی نشوونما اور ترقی کا اس کو حکم دیا' وہی اس کا فیصلہ کرتا ہے اور وہی اس کی توفیق دیتا ہے لہٰذا ممکن ہے ایک مسلمان کے حاشیہ خیال میں یہ ہو کہ اللہ نے جس کو حرام قرار دیا ہے اس سے انسانی زندگی کو کوئی سہارا نہیں ملتا' نہ اس سے کوئی ترقی حاصل ہو سکتی ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ کوئی بری چیز ہو' لیکن زندگی کی بقا اور اس کی ترقی کے لئے وہ ناگزیر ہو تو اگر ایسا کوئی تصور ذہنوں میں پرورش پاتا ہو تو اس میں شک نہیں کہ وہ بدترین تصور ہوگا اور نہایت مذموم' سرکش' گمراہ کن اور غلط پروپیگنڈہ ہوگا جس نے اس بری فکر کے ساتھ نسلوں کو تباہ کیا اور وہ بدترین پروپیگنڈہ یہی ہے کہ سود خوری سے معاشی اور آبادی ترقیاتی منصوبوں میں مدد ملتی ہے اور سودی لین دین ایک فطری نظام ہے' ستم ظریفی یہ کہ اس فاسد اور پرفریب تصور کو عام رہن سہن اور انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں بڑی چالاکی سے پھیلایا گیا اور مغرب سے مشرق تک اس کی ہوا باندھنے کی کوشش کی گئی' اس پر مستزاد جدید دنیا اور نئی انسانی زندگی کو اسی کاروباری بنیادوں پر استوار کیا گیا اور سرمایہ کاری کے مراکز اور سودی لین دین کرنے والوں کو اس کے لئے اچھی طرح استعمال کیا گیا اور دوسری اساس جس پر یہ فاصد تصور قائم ہوا وہ ایسی سنگین صورت حال ہے جو ایمان نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی جبکہ اس کی دوسری بنیاد ذہنی کجروی اور اس وہم کا شکار ہوئے' لیکن اس کا تدارک نہ کرنے کا نتیجہ ہے جس کو سودی کاروبار کرنے والے مختلف حیلوں' بہانوں اور توجیہ و تاویل کے ذریعہ کم سمجھنے والوں میں پھیلاتے رہتے ہیں اور چونکہ دنیا کی بڑی طاقتیں اور اسکے ذرائع ابلاغ پر وہ چھائے ہوئے ہیں اس لئے وہ اپنے ان نظریات کا خوب پروپیگنڈہ کرتے ہیں۔

چوتھی حقیقت : یہ جو کہا جاتا ہے کہ آج اور کل کا زمانہ ایسا زمانہ ہے کہ سودی کاروباری نظام کے علاوہ کسی اور نظام پر عالمی معیشت کا ڈھانچہ کھڑا ہی نہیں ہو سکتا' یہ بدترین جھوٹ اور

محض خرافات ہے کیونکہ محکمہ جاتی طور پر سودی کاروبار کی بقاء کے لئے جن ذرائع کو استعمال کیا جاتا ہے ان کو خاصی بڑی اہمیت دی گئی ہے حالانکہ یہ بھی واقعہ ہے کہ اگر نیت درست رہی اور انسانوں خصوصاً ملت اسلامیہ نے تہیہ کر لیا کہ وہ سودی کاروبار کرنے والی دنیا کی بڑی بڑی پارٹیوں اور ان کے سرغنوں سے اپنی آزادی کو چھڑائیں گے' اپنے لئے نیکی' بھلائی' خیر و برکت کے حصول اور اخلاقی صفائی اور سماجی پاکیزگی کا ارادہ اور اس کے لئے کوشش کریں گے تو ان کے سامنے صحت مند اور صالح معاشرے کی راہیں کھلیں گی اور یہ وہی شاہراہ ہوگی جس کو اللہ نے تمام انسانوں کے لئے پسند فرمایا' جس کا قرار واقعی نفاذ ہو سکتا ہے اس کے سائے میں زندگی پرورش پا سکتی ہے اور اس نظام کی زیر [illegible] ستی اور اس کے زیر سایہ ترقی کے مدارج پر تیزی سے گامزن ہو سکتی ہے کاش! انسان اس کو سمجھتا! (بحوالہ: تفسیر آیات "ربوا" سید قطبؒ)

یہاں یہ بتا دینا بھی مناسب ہوگا کہ وہ سود جس کا کھانے والا گنہگار ہوگا' جس کا لین دین کرنے والا فاسق ہوگا اس کی شہادت مردود ہوگی اور آخرت میں اس کے اوپر سخت وعید آئے گی..... جیسا کہ آیات و روایات میں وارد ہے یہ سود "ربوا الفضل" اور ربوا النسیئہ" دونوں کو شامل ہے۔

"ربوا الفضل" کی صورت یہ ہے مثلاً سو (۱۰۰) روپے دیئے جائیں اور لینے کے وقت ایک سو بیس (۱۲۰) روپے لئے جائیں' اسی طرح سونا اور ان تمام اجناس میں کیا جائے' جن میں سود جاری کیا جاتا ہے یوں ہی سونے کی سونے کے ساتھ' چاندی کی چاندی کے ساتھ گیہوں کی گیہوں اور چاول کی چاول کے ساتھ خرید و فروخت میں ایسا ہی کیا جائے' نیز یہ بھی سود ہوگا کہ مذکورہ اشیاء میں سے کسی چیز کی ادائیگی فوری کی جائے' لیکن اس کا عوض ایک مدت کے بعد وصول کیا جائے' یہ اس لئے سود ہوگا کہ قاعدہ یہ ہے کہ ایک جنس کی سودی چیزوں کی خرید و فروخت برابر برابر اس طرح کی جائے کہ ہر دو کا تناسب برابر ہو' کوئی کم یا زیادہ نہ ہو اور دونوں پر قبضہ بھی فوری طور پر ہو' ان میں سے کوئی شرط اگر نہیں پائی گئی تو ربوا ہوگا۔

"ربوا النسیئہ" : "ربوا النسیئہ" کی صورت یہ ہے کہ قرض خواہ یا ادھار سودا کرنے والا معینہ

مدت کے لئے ادھار لے' پھر جب مقررہ وقت آئے اور مقروض ادائیگی سے قاصر رہے تو ہر دو باہم رضامند ہو کر یہ طے کرلیں کہ قرض دار کچھ بڑھا کر قرض کو ادا کرے گا اور جتنی مدت زیادہ ہوگی۔ اسی قدر ادائیگی بڑھتی جائے گی' یہی وہ سود ہے جس کا زمانہ جاہلیت میں رواج تھا' قرآن پاک نے نہایت سختی کے ساتھ اس سے منع فرمایا اور اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے اس کے خلاف جنگ کا اعلان کیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ سود کی دونوں قسموں کا مرتکب یکساں طور پر فاسق گنہگار اور سابقہ جرائم کا مرتکب ہوگا' البتہ "ربوا نسیہ" کا گناہ بھاری ہوگا' اور اس کا جرم بھی زیادہ سخت ہوگا اور سود کا یہی طریقہ آج دنیا بھر کی بینکوں میں رائج ہے۔

اب مسلمان موجودہ زمانے کے بینکنگ کاروبار سے بڑی حد تک آگاہ ہو چکا ہے اور یہ جان چکا ہے کہ اس سسٹم کو یہودیوں نے سب سے پہلے شروع کیا اور اس کے نتیجہ میں از اول تا آخر سود کا رواج ہوا' یہودیوں اور صیہونیوں کی سازش یہ ہے کہ لوگوں کے ہاتھوں سے سرمایہ کی گردش کو روک کر چند ہاتھوں میں اس کو سمیٹ دیا جائے اور یہ وہ لوگ ہیں جو بڑی بڑی کمپنیوں' ان کے حصص اور بڑے بڑے بینکوں کے مالک ہیں' ان کے مالک بھی زیادہ تر یہودی ہیں جو غیر اسرائیلیوں سے سود کھانا مباح سمجھتے ہیں' علماء کرام کی کوششوں سے عام مسلمانوں کے اندر اس بیداری اور آگاہی کا نتیجہ ہے کہ مختلف ملکوں اور شہروں میں ایسے اسلامی بینک قائم کئے جا رہے ہیں جہاں سود کا لین دین مطلق نہیں ہوتا' بلکہ ان کا لین دین تمام تر خرید و فروخت' شرکت' قرض اور دیگر ایسے ذرائع سے ہوتا ہے جو شریعت میں جائز ہیں اور ان سے منفعت اور فائدہ ہر قسم کا ہوتا ہے۔

ان اصلاح پسند علماء اور عام مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ مزید توفیق دے اور انہیں ایسی بیداری سے نوازے تاکہ وہ اپنے دین و ایمان' اپنی آزادی اور اپنے مال و اسباب کے غاصبوں اور ان کی دست و برد سے محفوظ رہ سکیں اور ان جاہلوں کے جھوٹ کا پردہ فاش ہو جائے جو شریعت اسلامیہ سے نابلد ہیں اور اس کے سہل اور آسان دستور اور اصولوں کو نہیں جانتے اور اس

باقی ص ۲۶ پر